ہفتہ 6-مارچ 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 6-مارچ 1999ء - 17 ذی قعدہ 1419 ہجری - 6- امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 52

تزکیۂ نفس

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جس نے نفس کو پاک کیا وہ اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے مٹی میں گاڑ دیا وہ نامراد ہو گیا۔

(سورۃ الشمس آیت 11'10)

ارشادات عالیہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ

سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشئی محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے۔ اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ پھر اگر اس کے فضل سے اس کو حصہ مل جاوے اور کسی وقت کسی قسم کا بسط اور شرح صدر حاصل ہو جاوے تو اس پر تکبر اور ناز نہ کرے بلکہ اس کی فروتنی اور انکسار میں اور بھی ترقی ہو۔ کیونکہ جس قدر وہ اپنے آپ کو لاشئی سمجھے گا اسی قدر کیفیات اور انوار خدا تعالیٰ سے اتریں گے جو اس کو روشنی اور قوت پہنچائیں گے۔ اگر انسان یہ عقیدہ رکھے گا تو امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کی اخلاقی حالت عمدہ ہو جائے گی۔ دنیا میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنا بھی تکبر ہے اور یہی حالت بنا دیتا ہے۔ پھر انسان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ دوسرے پر لعنت کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 213)

تزکیہ نفس کے تین ذرائع

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

تزکیہ تین قسم کا ہوا کرتا ہے (1) عمل کا (2) جذبات کا (3) فکر کا۔ یعنی جہاں تک نفس انسانی کی پاکیزگی کا سوال ہے اسے تین قسم کی پاکیزگی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اول جذبات کی پاکیزگی۔ کیونکہ سب سے پہلے جذبات ہی رونما ہوتے ہیں بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس وقت جذبات کی وجہ سے ہی وہ تمام کام کرتا ہے۔ عمل۔ اور فکر کا زمانہ ابھی دور ہوتا ہے۔ بھوک لگتی ہے تو چیخیں مارتا ہے۔ ماں کی جدائی پر روتا ہے اور یہ تمام کام اس کے جذبات پر مبنی ہوتے ہیں۔ جب وہ چلنا پھرنا شروع کر دیتا ہے تو پھر کچھ عمل شروع ہوتا ہے اور جب وہ بلوغت کے زمانہ تک پہنچتا ہے تو پھر وہ تدبر کرتا۔ سوچتا اور کچھ نتائج اخذ کرتا ہے اور جب یہ تینوں چیزیں مکمل ہو جاتی ہیں تو اس کا جسم بھی اپنی تکمیل حاصل کر لیتا ہے۔

اوپر جو امور بیان ہو چکے ہیں ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ تزکیہ دین حق کی اتباع کا لازمی نتیجہ ہے اور حقیقی تزکیہ صرف دین حق ہی پیدا کر سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر کسی مذہب کی تعلیم درست ہے اور لوگ اس پر عمل کرتے ہیں تو وہ ضرور ان کا تزکیہ کرے گا۔ لیکن اگر مذہب کی تعلیم ہی درست نہ ہو تو پھر اس پر عمل کر کے انسان ضرور ٹھوکر کھائے گا مثلاً دین حق نے کہا ہے کہ اگر تم عفو میں فائدہ دیکھو تو معاف کر دو اور اگر سزا میں فائدہ دیکھو تو سزا دو۔ اب جو شخص اس پر عمل نہیں کرتا وہ نہ کرے۔ لیکن جو اس پر عمل کرے گا وہ یقیناً بہترین عمل والا انسان ہو گا۔

پھر جذبات کا تزکیہ ہے۔ اخلاق کی تعریف جو دین نے کی ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں کی۔ دین نے یہ کہا ہے کہ بعض مخصوص اعمال کو برا کہنا غلط ہے۔ عمل اپنی ذات میں برا نہیں ہوتا بلکہ فطری قویٰ کا غلط استعمال اس کو برا بنا دیتا ہے اور اس کا صحیح استعمال اسے اچھا بنا دیتا ہے۔(-) دین کہتا ہے کہ تو اپنے جذبات کا صحیح استعمال کر کیونکہ اس کے بغیر تزکیہ نہیں ہو سکتا(-)

تیسری چیز فکر کا تزکیہ ہے۔ فکر بھی ایک بڑی طاقت ہے جذبات وہ چیزیں ہیں جو انسان کے اندر وقتی طور پر ایک جوش پیدا کر دیتے ہیں مثلاً بھوک پیاس اور شہوت وغیرہ اور فکر میں ہم پچھلے علوم کو لے کر ان پر غور کرتے ہیں اور ان سے نتائج اخذ کرتے ہیں۔ جذبات کا تعلق دل کے ساتھ ہے۔ اور فکر کا دماغ کے ساتھ۔ دین نے جو تعلیم دی ہے اس کے ذریعہ وہ انسانی فکر کو بھی ساتھ ہی درست کر دیتا ہے۔ اور اس کے لئے اس نے کئی طریق تجویز کئے ہیں۔(-) پس فکر کی درستی نہایت ضروری چیز ہے اور یہ دین نے ہی کی ہے۔ کسی اور مذہب نے ایسی تعلیم نہیں دی جو فکر کی اصلاح کرنے والی ہو۔ غرض تزکیہ دین حق کی اتباع کا لازمی نتیجہ ہے اور یہ چیز کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی پس ثابت ہوا کہ تزکیہ صرف دین حق ہی کر سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دہم ص 318 تا 326

تحقیق عمل الترب کے متعلق ضروری اعلان

○ 14- ستمبر 1998ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنچ زبان کے پروگرام سوال و جواب کے دوران ایک دوست کے سوال پر کہ Psychokinesis کو سائنس دان نہیں مانتے' حضور نے جو جواب ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بعض سائنس دان نہیں مانتے مگر دوسرے سائنس دان مانتے ہیں۔ یہ ایک سائنٹفک حقیقت ہے تاہم احمدی سائنس دانوں کو چاہئے کہ خود اس پر تجربات کریں اور سائنٹفک بنیادوں پر اس کو ثابت کریں۔

Psychokinesis سے مراد ہے کہ ذہنی و نفسیاتی طاقت (Energy) سے مادہ (Matter) کو متاثر کیا جا سکتا ہے مثلاً ذہنی توجہ سے اور ذہن کی طاقت سے بغیر مادی طاقت استعمال کئے ٹھوس مادی چیزوں میں حرکت پیدا کی جا سکتی ہے' ان کو توڑا جا سکتا ہے یا ان کی شکل تبدیل کی جا سکتی ہے وغیرہ۔

حضرت مسیح موعود نے بھی اس علم کو تسلیم کیا ہے اور الہامی بنیاد پر اس کا نام عمل الترب رکھا ہے۔ (ازالہ اوہام' روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 259) بعض احمدی احباب Psychokinesis کا مشاہدہ کر چکے ہیں اور بعض خود صاحب تجربہ ہیں۔ اعلان ہذا کے ذریعہ تمام احمدی احباب خصوصاً سائنس دانوں اور دلچسپی و تجربہ رکھنے والے دوستوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنے سابقہ مشاہدات اور تجربات خاکسار کو بھجوائیں۔ نیز احمدی ماہرین اور سائنس دان اس سلسلہ میں مزید تجربات کریں۔ اس کا ریکارڈ رکھیں اور خاکسار کو بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں یہ بات احباب کے لئے دلچسپی کا موجب ہو گی کہ اس وقت دنیا بھر میں Psychokinesis میں صرف ماہرین نفسیات ہی نہیں ماہرین نباتات اور ماہرین طبیعات بھی بڑے انہماک سے دلچسپی لے رہے ہیں۔ مرکز میں متعلقہ معلومات "ادارہ تحقیق عمل الترب" جمع کر رہا ہے۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ۔ برائے "ادارہ تحقیق عمل الترب"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

مرتبہ - حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 39

کلاس نمبر 345
نشر 11- دسمبر 1998ء

سیرت حضرت مسیح موعود

فرمایا۔ ایک دفعہ ہمارے ابا جان (مصلح موعود) نے بچپن میں حضرت مسیح موعود کے مسودات جلا دیئے۔ اور خود تالیاں پیٹنے لگے۔

حضرت مسیح موعود کو بعد میں اسکی ضرورت پڑی اٹھانے گئے تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا۔ سب ڈر کے مارے خاموش ہو گئے۔ کسی نے بتایا کہ مرزا محمود احمد نے جلا دیئے ہیں۔ سب حیران پریشان تھے کہ اب ضرور سزا ملے گی۔ حضرت مسیح موعود نے مسکرا کر فرمایا۔

خوب ہوا اس میں اللہ کی کوئی مصلحت ہوگی۔ خدا چاہتا ہے کہ اس سے بھی بہتر مضمون ہمیں سمجھادے۔

حضور انور نے فرمایا۔

کوئی کہہ سکتا ہے کہ بیٹا تھا بہت پیارا تھا اس لئے اسے آپ نے کچھ نہیں کہا۔

آپ کے ایک خادم محمد اکبر خان سنوری ہوا کرتے تھے۔ چونکہ اس زمانے میں بجلی نہیں تھی لالٹین یا موم بتی جلایا کرتے تھے۔ اس نے موم بتی جلائی اچھی طرح چپکائی نہ گئی۔ موم بتی جلا کر چلے گئے۔ موم بتی گر گئی اور جتنے وہاں مسودات تھے جل گئے۔ سب تحریریں جل گئیں۔

اب دیکھیں یہ مسیح موعود کا بیٹا تو نہیں تھا۔

آپ نے فرمایا۔

خدا کا بہت شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس سے بڑا نقصان نہیں ہوا۔ سارے گھر کو بھی تو آگ لگ سکتی تھی۔

حضرت صاحب نے فرمایا۔

حضرت مسیح موعود نے وہاں یہ نہیں کہا کہ خدا کی کوئی مرضی ہو گی بلکہ فرمایا شکر ہے اس سے بڑا نقصان نہیں ہوا۔

بعض دفعہ انسان بڑے نقصان سے بچ جائے اس پر بھی شکر ادا کرنا چاہئے۔ کئی لوگ لکھتے ہیں کہ ایکسیڈنٹ ہو گیا موٹر تباہ ہو گئی مگر شکر ہے سب کی جان بچ گئی موٹر اس کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتی۔

بیت مبارک سے حضرت مسیح موعود کے مکان پر جانے کے لئے ایک سیڑھی ہوا کرتی تھی۔ فرمایا۔ اس سیڑھی پر ہم بھی کئی دفعہ دوڑے پھرے ہیں۔ یہی اکبر خان سنوری لالٹین لے کر حضرت مسیح موعود کے آگے آگے راستہ دکھانے کے لئے چلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لالٹین لے کر آگے آگے جا رہے تھے کہ لالٹین انکے ہاتھ سے گر گئی۔ ساری سیڑھی کو آگ لگ گئی۔

لوگ بہت پریشان تھے کہ پتہ نہیں کیا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

خیر ایسے واقعات ہو ہی جایا کرتے ہیں شکر ہے مکان بچ گیا۔ حضور انور نے فرمایا۔ شکر کرنے کا یہ طریقہ سیکھو نقصان ہو جائے تو خیال کرنا چاہئے کہ کیا چیزیں بچ گئی ہیں۔ شکر کرو کہ وہ چیزیں بچ گئی ہیں کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا۔

ایک شعر

اردو محاورے سمجھاتے ہوئے بعض برموقعہ اور برجستہ مصرعے اور شعر سنائے۔

ایسے دن آتے ہیں کب کب
کب آتی ہیں ایسی راتیں

فرمایا۔ اس کا مطلب ہے بہت اچھے دن دیکھے ہیں۔ یعنی مدتوں کے بعد ایسے دن آتے ہیں۔ یہ سوال نہیں ہے یہ بیان ہے۔ مطلب ہے نہیں آیا کرتے۔ بعض دفعہ سوال کرنے سے پوچھنا مراد نہیں ہوتا۔

قرآن کریم میں یہ طریق کثرت سے استعمال ہوا ہے۔ پوچھا گیا کہ کب کوئی قوم ایسی گذری ہے۔ مطلب ہے نہیں گذری۔ کب کو جب دھراتے ہیں تو بہت پیارا محاورہ بن جاتا ہے۔

حضرت میر درد

محاوروں کے ذکر میں حضرت میر درد کا ذکر خیر فرمایا۔

میر درد بھی محاوروں کے بادشاہ ہیں ان کی زبان ٹکسالی کی زبان ہے۔ وہ بہت بلند پایہ اور بہت اونچے شاعر تھے۔ اور انکی زبان بہت پیاری تھی۔ میر درد حضرت اماں جان جو حضرت مسیح موعود کی اہلیہ تھیں ان کے آباء میں ایک بہت چوٹی کے اردو کے شاعر گزرے ہیں جو صوفی تھے اور شعروں میں بہت معرفت کی باتیں کیا کرتے تھے۔ لوگوں کو عام سے شعر نظر آتے ہیں مگر ان میں قرآن کی باتیں' خدا کی محبت کی باتیں اور دین کی باتیں بیان ہوتی ہیں۔

باوجود اس کے کہ مذہب کی باتیں تھیں زبان اتنی پیاری تھی کہ اس سے کبھی کوئی شخص بور نہیں ہوتا۔ محاورے کی زبان کی وجہ سے ان کے شعر کے اندر بہت مزہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔

آپ سے ہم گذر گئے کب کے
کیا ہے ظاہر میں وہ سفر نہ ہوا

پاس ہی ہیں مگر بہت دور رہتے ہیں۔ بظاہر کوئی فاصلہ نہیں ہے آپ نے ہمیں بھلا دیا ہے۔ جیسے ہم گذر چکے ہیں۔

تری کیوں جان جاتی ہے ترا کیوں دم نکلتا ہے

یعنی واعظ کو مخاطب کیا گیا ہے جو کرتا ہوں میں کرتا ہوں تیری خوامخواہ جان کیوں نکلتی ہے۔

الفضل انٹرنیشنل لندن سے

لجنہ اماء اللہ ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوبیگو کا سالانہ اجتماع 98ء

ٹرینیڈاڈ مشن کا باقاعدہ آغاز 1954ء میں ہوا اور مختلف اوقات میں مختلف مبلغین سلسلہ کے ذریعہ جماعت بتدریج مختلف مراحل میں سے گزرتی ہوئی ترقی کی شاہراہ پر آگے بڑھتی رہی۔

1987ء میں موجودہ امیر و مشنری انچارج مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب یہاں تشریف لائے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت ایک نئے دور میں داخل ہوئی۔ اور مختلف جہات میں جماعت کو غیر معمولی رفتار سے قدم آگے بڑھانے کی توفیق ملی۔

1987ء کے بعد جماعت کی تعداد میں تقریباً آٹھ گنا اضافہ ہوا۔ چندوں کے نظام اور جماعتی اور ذیلی تنظیموں کے پروگرام اور تربیتی مساعی میں بھی نمایاں بہتری پیدا ہوئی' نئی بیوت الذکر تعمیر ہوئیں اور جماعت کے ملکی ہیڈ کوارٹر کی تعمیر کے لئے ایک وسیع رقبہ خرید کیا گیا۔

لجنہ کی مساعی میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک بیداری کی لہر پیدا ہوئی ہے۔ چنانچہ 11- اکتوبر 1998ء کو لجنہ کے اجتماع میں یہ بیداری اور لجنات کا جذبۂ خدمت دین نمایاں طور پر دیکھنے میں آیا۔ قبل ازیں یہ اجتماع مختلف بیوت یا سکولوں کے ہالز میں منعقد ہوتا تھا جہاں بالعموم جگہ کی بہت دقت ہوتی تھی۔

اس دفعہ لجنہ کا اجتماع آئی لینڈ کے مرکزی ریجن کے Rudranath Capildeo Learning Resource Center کے آڈیٹوریم میں منعقد ہوا۔ یہ ہال ائرکنڈیشنڈ تھا اور جگہ بھی بہت فراخ اور آرام دہ تھی۔ اس اجتماع میں 600 کے قریب خواتین و بچیاں شامل ہوئیں۔ کئی غیر احمدی مسلمان' ہندو اور عیسائی مہمان بھی اجتماع دیکھنے اور سننے کے لئے آئیں۔ اور اجتماع کے بہترین انتظامات اور نظم و نسق اور عمدہ ماحول اور تقاریر سے بہت متاثر ہوئیں۔ اس مرتبہ تقاریر کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔

مکرمہ قریشہ محمد صاحبہ نائب صدر لجنہ نے رضائے باری تعالیٰ کے حصول کے ذرائع کے موضوع پر اور مکرمہ کامرون Achang صاحبہ' سیکرٹری مال نے انفاق فی سبیل اللہ کے موضوع پر اور مکرمہ عابدہ ساقی صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کے عشق قرآن اور عشق محمد مصطفیٰ ﷺ کے موضوع پر نہایت ولولہ انگیز اور ایمان افروز تقاریر کیں۔ مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر جماعت نے بھی لجنہ سے خطاب کیا اور لجنہ کو خدمت دین کے لئے اپنے اوقات اور اپنے بچوں کو وقف کرنے اور ان کی بہتر دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 26- فروری 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جماعت احمدیہ فرانس کا جلسہ سالانہ 98ء

بفضل اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ فرانس کو اپنا ساتواں جلسہ سالانہ مورخہ 30-31- اکتوبر و یکم نومبر 1998ء بروز جمعہ' ہفتہ اور اتوار کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔ 1997ء میں مشن ہاؤس میں بعض تعمیراتی کاموں کی وجہ سے جماعت اس بابرکت اجتماع سے محروم رہی تھی کیونکہ کونسل کی طرف سے مشن ہاؤس کو پبلک استعمال کے لئے بند کیا ہوا تھا۔ چنانچہ امسال مقامی کونسل کی طرف سے اجازت ملتے ہی احباب جماعت نے مکرم امیر صاحب کی ہدایت کے مطابق جلسہ سالانہ کی تیاریوں پر پورے زور و شور سے کام شروع کر دیا۔ جلسہ سالانہ کی تیاری کے لئے باقاعدہ کمیٹی تشکیل دی گئی جنہوں نے مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ کی قیادت میں کافی میٹنگز کیں۔ لجنہ اماء اللہ فرانس نے بھی تیاریوں میں بھرپور حصہ لیا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی شرکت بھی متوقع تھی مگر ان دنوں موسم کی شدید خرابی کی وجہ سے حضور ایدہ اللہ تشریف نہ لا سکے جس کا ذکر حضور انور نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا اور جلسہ کے شرکاء کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

نماز جمعہ کے بعد لوائے احمدیت لہرانے کے ساتھ جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تینوں دن اردو اور فرانسیسی زبانوں میں تقاریر ہوئیں۔ جماعت احمدیہ کی روایات کے مطابق نماز تہجد' درس قرآن و حدیث اور باجماعت ادائیگی نماز اور کثرت سے ذکر الٰہی اس جلسہ کا حصہ رہے۔ بعض غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ وزیر اعظم اور لارڈ میئر کے پیغامات بھی موصول ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ بہت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(الفضل انٹرنیشنل 26- فروری 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مَیں تِرا دَر چھوڑ کر جاؤں کہاں
چینِ دل آرامِ جاں پاؤں کہاں

غلام مصباح صاحب

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت

حضرت مسیح موعود اور خلفائے سلسلہ کے زرّیں اقتباسات

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی تحریرات کے رنگ میں جماعت احمدیہ کو ایک عظیم الشان نعمت عطا فرمائی ہے۔ یہ دین کے لئے قلمی جہاد کا زمانہ ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو قلم کے ذریعہ دین کی غیر معمولی خدمت کی توفیق بخشی۔ آپ نے اپنی کتب' تحریرات' اشتہارات کے ذریعہ قرآن اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت اور عظمت کے ببانگ دہل ناقابل تردید ثبوت فراہم کئے۔ آپ فرماتے ہیں۔

"....اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص151)

حضرت مسیح موعود نے جو کتب تصنیف فرمائیں وہ آپ کی ذاتی سوچ کا نتیجہ نہ تھیں بلکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو بے شمار معارف و حقائق قرآنیہ عطا فرمائے تھے اور بے شمار علوم آپ کو سکھائے تھے جس کی بنا پر آپ نے 85 کے قریب کتب تحریر فرمائیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"میں تو ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتا اگر خدا تعالیٰ کی طاقت میرے ساتھ نہ ہو۔ بارہا لکھتے لکھتے دیکھا ہے ایک خدا کی روح ہے جو تیر رہی ہے قلم تھک جایا کرتی ہے مگر اندر جوش نہیں تھکتا' طبیعت محسوس کیا کرتی ہے کہ ایک ایک حرف خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد دوم ص483)

حضرت مسیح موعود کی تحریرات گراں قدر سرمایہ ہیں۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جو ابتداء میں حضرت مسیح موعود کے زبردست مداح تھے مگر بعد میں مخالف ہو گئے حضرت مسیح موعود کی تصنیف "براہین احمدیہ" کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ہماری رائے میں یہ کتاب اس زمانہ میں اور موجودہ حالت کی نظر سے ایسی کتاب ہے جس کی نظیر آج تک (۔) میں تالیف نہیں ہوئی...... اس کا مؤلف بھی (۔) کی مالی و جانی و قلمی و لسانی و حالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا ہے جس کی نظیر (پہلوں) میں بہت ہی کم پائی گئی ہے۔"

(رسالہ اشاعۃ السنہ جلد 7 نمبر2)

حضرت مسیح موعود کی کتب کے بغیر قرآن کریم و احادیث نبویہ کو سمجھنا ناممکن ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء ان مقدس کتب کے مطالعہ کی تاکید کرتے چلے آئے ہیں۔

حضرت مسیح موعود

حضرت اقدس غلبہ دین کے واسطے مبعوث فرمائے گئے تھے آپ کو اللہ تعالیٰ نے قرآنی حقائق و معارف کثرت سے عطا فرمائے تھے جن کو آپ نے اپنی کتب میں تفصیل سے بیان فرمایا تھا چنانچہ آپ جانتے تھے کہ آپ کی کتب کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ آپ فرماتے ہیں :-

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

".... ہمارا مدعا یہ ہونا چاہئے کہ ہماری دینی تالیفات جو جواہرات تحقیق اور تدقیق سے پُر اور حق کے طالبوں کو راہ راست پر کھینچنے والی ہیں' جلدی سے اور نیز کثرت سے ایسے لوگوں کو پہنچ جائیں جو بری تعلیموں سے متاثر ہو کر مہلک بیماریوں میں گرفتار یا قریب قریب موت کے پہنچ گئے ہیں اور ہر وقت یہ امر ہمارے مدنظر رہنا چاہئے کہ جس ملک کی موجودہ حالت ضلالت کے سمّ قاتل سے نہایت خطرہ میں پڑ گئی ہو بلاتوقف ہماری کتابیں اس ملک میں پھیل جائیں اور ہر ایک متلاشی حق کے ہاتھ میں وہ کتابیں نظر آویں۔"

(فتح اسلام' روحانی خزائن جلد نمبر3 ص27)

میرے پیارے دوستو! میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے خدائے تعالیٰ نے سچا جوش آپ لوگوں کی ہمدردی کے لئے بخشا ہے اور ایک سچی معرفت آپ صاحبوں کی زیادت ایمان و عرفان کے لئے مجھے عطا کی گئی ہے اس معرفت کی آپ کو اور آپ کی ذریت کو نہایت ضرورت ہے۔ سو میں اس لئے مستعد کھڑا ہوں کہ....... جہاں تک میرے امکان میں ہے تالیفات کے ذریعہ سے ان علوم اور برکات کو ایشیا اور یورپ کے ملکوں میں پھیلاؤں جو خدا تعالیٰ کی پاک روح نے مجھے دی ہیں۔ مجھ سے پوچھا گیا تھا کہ امریکہ اور یورپ میں تعلیم (دین) پھیلانے کے لئے کیا کرنا چاہئے کیا یہ مناسب ہے کہ بعض انگریزی خوان (۔) یورپ اور امریکہ میں جائیں اور وعظ اور منادی کے ذریعہ سے مقاصد (دین) ان لوگوں پر ظاہر کریں لیکن میں عموماً اس کا جواب ہاں کے ساتھ کبھی نہیں دوں گا..... میری صلاح یہ ہے کہ بجائے ان وعظوں کے عمدہ عمدہ تالیفیں ان ملکوں میں بھیجی جائیں..... میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ میرا کام ہے دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہو گا جیسا مجھ سے یا جیسا اس سے جو میری شاخ ہے اور مجھ ہی میں داخل ہے۔"

(ازالہ اوہام' روحانی خزائن جلد نمبر3 ص518-516)

".... اور وہ جو خدا کے مامور اور مرسل کی باتوں کو غور سے نہیں سنتا اور اس کی تحریروں کو غور سے نہیں پڑھتا اس نے بھی تکبر سے ایک حصہ لیا ہے۔ سو کوشش کرو کہ کوئی حصہ تکبر کا تم میں نہ ہو تا کہ ہلاک نہ ہو جاؤ اور تا تم اپنے اہل و عیال سمیت نجات پاؤ۔"

(نزول المسیح' روحانی خزائن جلد نمبر18 ص403)

"اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا اور دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کے لئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت (دین) کو منقسم کر دیا۔ چنانچہ منجملہ ان شاخوں کے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے جس کا اہتمام اس عاجز کے سپرد کیا گیا اور وہ معارف و حقائق سکھلائے گئے جو انسان کی طاقت سے نہیں بلکہ صرف خدا تعالیٰ کی طاقت سے معلوم ہو سکتے ہیں اور انسانی تکلف سے نہیں بلکہ روح القدس کی تعلیم سے مشکلات حل کر دیے گئے۔"

(فتح اسلام' روحانی خزائن جلد نمبر3 ص12'11)

"اس نے مجھے متوجہ کیا ہے کہ میں قلمی اسلحہ پہن کر اس سائنس اور علمی ترقی کے میدان کارزار میں اتروں اور (دین) کی روحانی شجاعت اور باطنی قوت کا کرشمہ بھی دکھلاؤں میں کب اس میدان کے قابل ہو سکتا تھا یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کی بے حد عنایت ہے۔ کہ وہ چاہتا ہے کہ میرے جیسے عاجز انسان کے ہاتھ سے اس کے دین کی عزت ظاہر ہو...... اور درحقیقت یہ خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ جہاں نابینا معترض آکر اٹکا ہے' وہیں حقائق و معارف کا مخفی خزانہ رکھا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص38)

"اور خدا تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا کہ میں ان خزائن مدفونہ کو دنیا پر ظاہر کروں اور ناپاک اعتراضات کا کیچڑ جو ان درخشاں جواہرات پر تھوپا گیا ہے اس سے ان کو پاک صاف کروں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد اول ص38)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت الحاج مولوی نور الدین صاحب جو عاشق قرآن اور چوٹی کے عالم تھے ان کو بھی حضرت مسیح موعود کی تحریرات کی اہمیت کا خوب اندازہ تھا آپ جانتے تھے کہ قرآنی علوم و احادیث نبویہ کو سمجھنے کے لئے حضرت اقدس کی تحریرات کا لوگوں تک پہنچنا لازمی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں آپ خود حضور کی کتب سے استفادہ کرتے تھے وہاں دوسروں کو بھی استفادہ کرنے کی تلقین فرماتے تھے اور یہ خواہش ہوتی تھی کہ لوگ حضرت مسیح موعود کی کتب کا بغور مطالعہ کریں خواہ اس کا خرچ آپ کو برداشت کرنا پڑے یہی وجہ ہے کہ آپ نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی۔

"حضرت پیرو مرشد میں کمال راستی سے عرض کرتا ہوں کہ میرا سارا مال و دولت اگر دینی اشاعت میں خرچ ہو جائے تو میں مراد کو پہنچ گیا۔ اگر خریدار براہین کے توقف طبع کتاب سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنیٰ خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کردوں۔ حضرت پیرو مرشد نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے۔ میرا منشا ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ میرے پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو' مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

(فتح اسلام' روحانی خزائن جلد نمبر3 ص36)

پھر آپ حضرت مسیح موعود کی بیعت کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

"اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تم نے مرزا صاحب کو امام مانا' صادق سمجھا' بہت اچھا کیا لیکن کیا اس غرض و غایت کو سمجھا کہ امام کیوں آیا ہے؟ وہ دنیا میں کیا کرنا چاہتا ہے؟ اس کی غرض یا اس کا مقصد میری تقریروں سے یا مولوی عبدالکریم کے خطبوں سے یا کسی اور کی مضمون نویسیوں سے معلوم نہیں ہو سکتی' اور نہ ہم اس غرض اور مقصد کو پورے طور پر بیان کرنے کی قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہمارے بیان میں وہ زور اور اثر ہو سکتا ہے جو خود اس (۔) کے لانے والے کے بیان میں ہے......"

(حقائق الفرقان جلد دوم ص314)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"پھر اس زمانہ کے لئے علوم قرآنیہ کا ماخذ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود کی ذات ہے۔ جس نے قرآن کے بلند وبالا درخت کے گرد سے جھوٹی روایات کی اکاس بیل کو کاٹ کر پھینکا اور خدا سے مدد پا کر اس جنتی درخت کو سینچا اور پھر سرسبز و شاداب ہونے کا موقعہ دیا۔ الحمد للہ ہم نے اس کی رونق کو دوبارہ دیکھا اور اس کے پھل کھائے اور اس کے سائے کے نیچے بیٹھے۔ مبارک وہ جو قرآنی باغ کا باغبان بنا۔ مبارک وہ جس نے اسے پھر سے زندہ کیا اور اس کی خوبیوں کو ظاہر کیا۔ مبارک وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا اور خدا تعالیٰ کی طرف چلا گیا اس کا نام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔"

(تفسیر کبیر جلد سوم ص ج)

"اللہ تعالیٰ نے جس قدر حضرت مسیح موعود پر افضال و انعام و معارف اور حقائق کھولے ہیں اور جو صداقتیں (دین) میں پائی جاتی ہیں وہ آپ کی کتب میں موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس وقت (دین) کی حفاظت کا یہی انتظام فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور آپ پر اپنے انعامات کے دروازے کھول دیئے پس بغیر ان کتب کو بار بار پڑھے اور قادیان میں کثرت سے آنے کے ایمان کامل نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ سلسلہ کی کتب کو نہیں پڑھتے وہ یاد رکھیں کہ محض سلسلہ میں داخل ہو جانا کوئی بات نہیں جب تک کہ سلسلہ سے کماحقہ واقفیت نہ پیدا ہو۔"

(الفضل 19 جون 1917ء)

"حضرت مسیح موعود (-) کی تحریروں کی روانی کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑوں پر برسا ہوا پانی بہتا ہے بظاہر اس کا کوئی رخ معلوم نہیں ہوتا مگر وہ خود اپنا رخ بناتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (-) کی تحریروں میں الٰہی جلال ہے اور وہ تصنع سے بالا ہے جس طرح پہاڑوں کے قدرتی مناظر ان تصویروں سے کہیں زیادہ دلفریب ہوتے ہیں جو انسان سالہا سال کی محنت سے تیار کر کے میوزیم میں رکھتا ہے اسی طرح حضرت مسیح موعود (-) کی عبارت بھی سب سے فائق ہے۔ انسان کتنی محنت سے پہاڑ کی تصویر تیار کرتا ہے مگر کیا وہ پہاڑ کے اصل نظاروں کا کام دے سکتی ہے۔ لاکھوں روپیہ کے صرف سے سمندروں کی تصویریں تیار کی جاتی ہیں مگر جب سمندر جوش میں ہو تو کیا اس وقت کے نظاروں کا کام تصویر دے سکتی ہے۔ تصویر کے اندر نہ وہ دلکشی ہو سکتی ہے اور نہ ہیبت و شوکت۔ اسی طرح باقی سب تحریریں تصویریں ہیں مگر حضرت مسیح موعود کی تحریرات قدرتی نظارہ۔"

(الفضل 16 جولائی 1931ء)

"..... حضرت مسیح موعود (-) کا طرز تحریر بھی بالکل جداگانہ ہے اور اس کے اندر اس قسم کی روانی، زور اور سلاست پائی جاتی ہے کہ باوجود سادہ الفاظ کے، باوجود اس کے کہ وہ ایسے مضامین پر مشتمل ہے جن سے عام طور پر دنیا ناواقف نہیں ہوتی اور باوجود اس کے کہ انبیاء کا کلام مبالغہ، جھوٹ اور نمائشی آرائش سے خالی ہوتا ہے اس کے اندر ایک ایسا جذب اور کشش پائی جاتی ہے کہ جوں جوں انسان اسے پڑھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے الفاظ سے بجلی کی تاریں نکل کر جسم کے گرد لپٹتی جا رہی ہیں اور جس طرح جب ایک زمیندار گھاس لپیٹتا جاتا ہے اسی طرح معلوم ہوتا ہے حضرت مسیح موعود (-) کی تحریر انسانوں کے قلوب کو اپنے ساتھ لپیٹتی جا رہی ہے اور یہ انتہا درجہ کی ناشکری اور بے قدری ہو گی اگر ہم اس عظیم الشان طرز تحریر کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنے طرز تحریر کو اس کے مطابق نہ بنائیں۔"

(الفضل 16 جولائی 1931ء)

"....اگر کوئی یہ چاہے کہ بنی بنائی علیحدہ علیحدہ کتابیں اسے ہر مضمون پر مل جائیں تو یہ اس کی غلطی ہے ہاں حضرت مسیح موعود (-) نے اپنی کتابوں میں تمام مسائل بیان فرما دیئے ہیں اور بے شمار علوم ان میں جمع کر دیئے ہیں۔ انسان اگر ان پر غور کرے تو گہرے سے گہرے مسائل کا پتہ ان سے لگ جاتا ہے اور پھر عجیب معارف و نکات کا بھی انکشاف ہوتا ہے۔

میں نے کئی دفعہ ارادہ کیا کہ براہین احمدیہ کو مسلسل پڑھ جاؤں لیکن ایسا نہیں کر سکا جب بھی دو چار دس سطریں پڑھیں تب ہی ایسے گہرے اور لمبے خیال میں پڑ گیا اور اس قدر معارف اور نکات ذہن میں آنے لگے کہ ایسا معلوم ہوتا کہ یہ الفاظ دروازہ تھا جس کے آگے وہ سرسبز و شاداب باغ ہے کہ جس میں طرح طرح کے پھل اور میوے ہیں۔ اسی طرح آپ کی دوسری کتابوں کا حال ہے ان کو اگر پڑھا جائے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ علوم کا دریا لہریں مار رہا ہے..... یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ کی کتابوں کو قصہ کہانی کے طور پر نہ پڑھو بلکہ نیک نیتی کے ساتھ ان کا مطالعہ کرو۔ تو معلوم ہو گا کہ ان میں ہر عقل والے کے لئے علم رکھا گیا ہے اور ہر قسم کا علم رکھا گیا ہے اور جب اس طرح کوئی شخص انہیں پڑھے گا تو اسے خود بخود معلوم ہو گا کہ جو کام حضرت مسیح موعود (-) نے کیا ہے وہ کس قدر عظیم الشان ہے اور یہ بھی معلوم ہو گا کہ وہ آپ ہی کے کرنے کا تھا علماء اسے کر ہی نہ سکتے تھے بلکہ وہ تو سمجھ بھی نہ سکتے تھے۔"

(الفضل 20۔ اکتوبر 1925ء)

"حضرت مسیح موعود (-) خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے تھے (-) اس لئے آپ کے قلم سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ دنیا کی ساری کتابوں اور تحریروں سے بیش قیمت ہے اور اگر کبھی یہ سوال پیدا ہو کہ حضرت مسیح موعود (-) کی تحریر کی ہوئی ایک سطر محفوظ رکھی جائے یا سلسلہ کے سارے مصنفین کی کتابیں، تو میں کہوں گا کہ آپ کی ایک سطر کے مقابلہ میں یہ ساری کتابیں مٹی کا تیل ڈال کر جلا دینا گوارا کروں گا مگر اس سطر کو محفوظ رکھنے کے لئے انتہائی کوشش صرف کر دوں گا۔ ہماری کتابیں کیا ہیں حضرت مسیح موعود (-) نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے اس کی تشریحیں ہیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1925ء ص 39)

"..... قلب کی صفائی کے طریق حضرت مسیح موعود (-) کی کتابوں میں موجود ہیں۔ میں اس وقت آپ لوگوں کو جگا رہا ہوں اور ایک اہم بات کی طرف متوجہ کر رہا ہوں آگے اس کا حاصل کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانا آپ لوگوں کا کام ہے پس میں پھر کہتا ہوں کہ اپنے اپنے قلب کی صفائی کرو۔"

(اصلاح اعمال کی تلقین، انوار العلوم جلد نمبر 4 ص 178)

"....تم بے شک ظاہری علوم پڑھو مگر دین کا علم ضرور حاصل کرو اور اپنے اندر دین کی باتیں سمجھنے اور اخذ کرنے کا ملکہ پیدا کرو اس کے لئے ایک تو قرآن کریم سیکھو اور دوسرے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھو اور خوب یاد رکھو کہ حضرت صاحب کی کتابیں قرآن کی تفسیر ہیں۔"

(انوار العلوم جلد 5 ص 447)

"جو کتابیں ایک ایسے شخص نے لکھی ہوں جس پر فرشتے نازل ہوتے تھے ان کے پڑھنے سے بھی ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت صاحب کی کتابیں جو شخص پڑھے گا اس پر فرشتے نازل ہوں گے۔ یہ ایک خاص نکتہ ہے کہ کیوں حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے ہوئے نکات اور معارف کھلتے ہیں اور جب پڑھو جب ہی خاص نکات اور برکات کا نزول ہوتا ہے۔ براہین احمدیہ خاص فیضان الٰہی کے ماتحت لکھی گئی ہے اس کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ جب کبھی میں اس کو لے کر پڑھنے کے لئے بیٹھا ہوں دس صفحے بھی نہیں پڑھ سکا کیونکہ اس قدر نئی نئی باتیں اور معرفت کے نکتے کھلنے شروع ہو جاتے ہیں کہ دماغ انہیں میں مشغول ہو جاتا ہے۔

تو حضرت صاحب کی کتابیں بھی خاص فیضان رکھتی ہیں۔ ان کا پڑھنا بھی ملائکہ سے فیضان حاصل کرنے کا ذریعہ ہے اور ان کے ذریعہ نئے نئے علوم کھلتے ہیں۔ دوسری اگر کوئی کتاب پڑھو تو اتنا ہی مضمون سمجھ میں آئے گا جتنا الفاظ میں بیان کیا ہو گا مگر حضرت صاحب کی کتابیں پڑھنے سے بہت زیادہ مضمون کھلتا ہے۔ بشرطیکہ خاص شرائط کے ماتحت پڑھی جائیں..... پس حضرت صاحب کی کوئی کتاب پڑھنے سے پہلے چاہئے کہ اپنے اندر سے سب خیالات نکال دیئے جائیں.....پس حضرت صاحب کی کتابیں بالکل خالی الذہن ہو کر پڑھنی چاہئیں۔ اگر کوئی اس طرح کرے گا تو اسے بہت سی برکات نمایاں طور پر نظر آئیں گے۔"

(ملائکۃ اللہ، انوار العلوم جلد 5 ص 560)

فتنہ لاہور کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"..... آپ لوگ قرآن شریف پڑھیں، حدیث کی کتابوں کو پڑھیں..... پھر حضرت مسیح موعود کی اردو کتابیں ہیں ان کو پڑھیں۔ آج ہم میں جو یہ اتنا بڑا جھگڑا پیدا ہو گیا ہے تو اس کی یہی وجہ ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت صاحب کی کتابوں کے پڑھنے کی طرف توجہ نہیں کی اور ان کا پڑھنا ضروری نہیں سمجھا.......اگر یہی لوگ پہلے پڑھتے تو کبھی گمراہ نہ ہوتے۔ پس حضرت مسیح موعود کی کتب کا پڑھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر وہ لوگ بھی حضرت صاحب کی کتابیں پڑھتے تو کبھی گمراہ نہ ہوتے۔"

(انوار العلوم جلد نمبر 3 ص 135)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث تحریرات حضرت مسیح موعود کی اہمیت کے متعلق فرماتے ہیں۔

"اس زمانہ کے مسائل کو حل کرنے کے لئے قرآن کریم نے جو تعلیم دی ہے اور جو کتاب مکنون کا رنگ رکھتی ہے وہ حضرت مسیح موعود (-) کی پیش کردہ تفسیر قرآن کے علاوہ اور کہیں نہیں مل سکتی اس لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن کریم اور احادیث نبوی کو سمجھنے کے لئے جو ہمارے لئے بنیادی اہمیت رکھتے ہیں کتب حضرت مسیح موعود (-) کا بھی مطالعہ کریں۔ مجھے افسوس ہے کہ ہماری جماعت کی اس کی طرف پوری توجہ نہیں ہے جو کہ فکر کا مقام ہے۔"

(الفضل 29۔ اکتوبر 1977ء)

"ہر احمدی گھرانہ میں کتب حضرت مسیح موعود موجود ہوں اور زیر مطالعہ ہوں اور انہیں بچوں کو پڑھانے کا انتظام ہو......احباب ہر تین ماہ میں کم از کم حضرت مسیح موعود (-) کی ایک کتاب ضرور خرید لیا کریں اور خریدنے کی ترتیب یہ رکھیں کہ حضور (-) نے جو آخری کتاب تصنیف فرمائی اسے پہلے خرید کر پڑھیں اور پھر اس سے قبل کی کتب علی الترتیب خریدتے چلے جائیں کیونکہ آخری دور کی کتب حضور نے عوام کو مخاطب کر کے نہایت عام فہم اور آسان زبان میں تصنیف فرمائیں جبکہ ابتدائی زمانہ کی کتب علماء کو مخاطب کر کے لکھی گئیں جن کی وجہ سے وہ بہت گہری اور دقیق ہیں لیکن بہرحال وہ بھی بے شمار اور نہایت لطیف اور پر معارف نکات پر مشتمل ہیں۔"

(الفضل 29۔ اکتوبر 1977ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"حضرت مسیح موعود (-) نے قرآن کریم میں غوطہ خوری کے بعد علوم و معرفت کے بے بہا موتیوں کو نکالا اور ہمارے سامنے پیش کیا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 3 مئی 1985ء)

"جب حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی تحریرات پر میں غور کرتا ہوں تو اس سے ملتی جلتی حدیثیں یاد آتی ہیں اور جب حدیثوں کو غور سے پڑھوں تو صاف سمجھ آجاتی ہے کہ یہ منبع تھا حضرت مسیح موعود (-) کی حکمت کا۔ وہ حدیثیں پڑھیں تو قرآن ان کا منبع نظر آتا ہے غرض یہ کہ سلسلہ وار بندوں سے بات شروع ہو کے خدا تک جا پہنچتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 نومبر 1998ء)

حضور انور نے مغربی دنیا میں بسنے والے احمدیوں کو خصوصاً اور باقی احمدیوں کو بھی مخاطب

باقی صفحہ 7 پر

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

سنگین جرم

جناب عارف محمود صاحب اپنے ایک مضمون میں اسلامی ملک ترکی کی تازہ اندرونی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"یہ اسلامی ملک ترکی ہے جس کی حکومت نے اسلام کے خلاف باقاعدہ اور بڑا ہی سخت محاذ کھول دیا ہے اور اپنے اس اسلام دشمن رویے کو چھپانے کی ذرا سی بھی ضرورت محسوس نہیں کی۔ وہاں اسلام پسند کہلانا ایک سنگین جرم قرار دے دیا گیا ہے۔ مسلمان خواتین کا سر ڈھانپ کر رکھنا بھی جرم ہے۔ سکولوں کالجوں میں طالبات کو سرننگا رکھنے کی ترغیب نہیں دی جاتی بلکہ یہ حکم ہے کہ لڑکیاں سر ننگے رکھیں۔

دینی مدرسے "حکماً" بند کر دیئے گئے ہیں اور توقع ہے کہ عنقریب مسجدوں میں اذان پر بھی پابندی عائد ہو جائے گی۔ صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔ چند مہینے پہلے استنبول کے میئر طیب اردوگن کو مذہبی منافرت پھیلانے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا تھا اور عدالت نے اسے دس مہینے قید سنا دی۔ اس کا جرم یہ تھا کہ ایک جلسے میں اس نے ایک حمد یا نعت سنادی تھی۔

طیب نے اس سزا کے خلاف اپیل دائر کی جو فوراً ہی مسترد کر دی گئی۔ اس پر استنبول کے مسلمانوں نے 25 ستمبر 1998ء کے روز ایک احتجاجی جلوس نکالا۔ ترکی کے سینئر پراسیکیوٹر ورال سواس نے حکومت کو لکھا کہ طیب کے خلاف مزید جرائم پر مقدمہ دائر کیا جائے۔ ان جرائم میں ایک یہ ہے کہ اس نے سیاسی ہنگامہ آرائی پیدا کی ہے۔

ترکی کی حکومت نے اپنی فوج کے جرنیلوں کو اسلام کے خلاف سرگرم کر دیا ہے۔ نوبت یہاں تک آن پہنچی ہے کہ اس اسلامی ملک میں مسلمان جن کا یہ ملک ہے "گھروں میں چھپ کر قرآن خوانی اور دیگر اسلامی محفلیں جماتے ہیں۔

ترکی کو آخر ہو کیا گیا ہے؟.... پہلی وجہ تو یہ ہے کہ پاکستان کی طرح ترکی نے بھی اللہ کی بجائے امریکہ کو اپنا معبود اور روزی رساں بنا لیا ہے۔"

(ماہنامہ "حکایت" لاہور نومبر 98ء ص 214)

ایک زمین دوز حملہ

مذکورہ بالا عنوان کے تحت جناب عارف محمود صاحب ایک انکشاف کے متعلق قارئین کو معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"مشرق وسطیٰ کے مسلمانوں (اور عیسائیوں) پر بھی صیہونیوں کے اس زمین دوز اور بہیمانہ حملے کا انکشاف اگست 1998ء میں مصر کے اخبار "روز الیوسف" نے کیا ہے۔ اس اخبار نے عرب لیگ کے سینئر عہدیداروں کے حوالے سے لکھا ہے کہ عرب لیگ نے اپنے ممبر عرب ملکوں کو تحریری طور پر خبردار کیا ہے کہ انہیں قابل اعتماد ذرائع سے مصدقہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ درآمد کیا ہوا خون استعمال نہ کریں اس میں ایڈز' ہیپاٹائٹس اور Bil Harzia کے جراثیم ملائے ہوتے ہیں۔

اس وارننگ میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ یہ خون آسٹریا کی ایک کمپنی تیار کرتی ہے اور یہ اسرائیل درآمد کر کے اس میں مذکورہ لاعلاج امراض کے جراثیم ڈالتا ہے اور پھر پیک کر کے عرب ممالک اور تیسری دنیا' زیادہ تر عرب ممالک' کو برآمد کرتا ہے۔ آسٹریا کی اس کمپنی کا نام Alpovina ہے۔

خون اور پلازما (خون کا سیال مادہ) میں جراثیم کی آمیزش کا راز اس طرح بے نقاب ہوا کہ آسٹریا کے چیمبر آف کامرس کے سیکرٹری جنرل نے وی آنا میں عرب لیگ کے نمائندے سفیر سمیر حمزہ کو بتایا تھا کہ آسٹریا سے خون برآمد ہو رہا ہے جس میں ایڈز اور ہیپاٹائٹس کے وائرس ڈال کر تیسری دنیا' زیادہ تر عرب ممالک' کو بھیجا جا رہا ہے۔...... مصری اخبار "روز الیوسف" نے عرب لیگ کے شعبہ صحت کے سربراہ ڈاکٹر حسین حمودہ کا بھی حوالہ دیا اور لکھا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے اس انکشاف کی تصدیق کی ہے۔

اس مصری اخبار نے لکھا ہے کہ موت کی اس تجارت کا علم آسٹریا کی حکومت کو ہوا تو کمپنی کے مالک سے پوچھا گیا کہ یہ کہاں تک صحیح ہے کہ آسٹریا سے خون کی تمام بوتلیں اسرائیل کو بھیج دی جاتی ہیں اور وہاں ان میں ایڈز' ہیپاٹائٹس بی وغیرہ کے وائرس ڈالے جاتے ہیں۔ کمپنی کے مالک نے تسلیم کیا کہ یہ بالکل صحیح ہے کہ اس کی کمپنی کا تیار کردہ خون اسرائیل کو بھیج دیا جاتا ہے۔"

(ماہنامہ "حکایت" لاہور نومبر 98ء ص 210-211)

صحت مند احساس

مدیر اعلیٰ "المعارف" لاہور جناب رشید احمد جالندھری صاحب لکھتے ہیں۔

"ذرائع ابلاغ کے موثر کردار کے ساتھ ساتھ پوری انسانی جماعت میں ایک صحت مند احساس بھی اجاگر ہوا ہے اور وہ یہ ہے کہ دنیا کی مختلف تہذیبوں اور قوموں کو مل کر روئے زمین پر امن و آشتی اور انسانی فلاح و بہبود کے لئے کام کرنا چاہئے۔ تعاون کی یہی ایک راہ ہے' جس پر چل کر آج ہم قدرتی آفات اور روحانی پاکیزگی سے عاری انسان کے اپنے پیا کردہ فساد کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ مثلاً جہاں کہیں اکثریت اپنی نفرتوں اور تاریخی تعصبات سے شکست کھا کر اقلیتوں پر ظلم ڈھاتی ہے اور طاقت کے نشے میں امن و صلح اور رواداری کی ہر اپیل کو ٹھکراتی ہے' وہاں اقوام متحدہ کے ذریعہ اس مفسد اور جارحیت پسند اکثریت کو اپنی من مانی کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔

اس عالمی تعاون کی ایک مثال یوگوسلاویہ کی سرب اکثریت کا وہ مغرورانہ اور بیمار رویہ ہے' جس نے سارے اخلاقی ضابطوں کو پامال کر کے پہلے بوسنیا کے مسلمانوں اور اب البانیہ کی لسانی اقلیت کو اپنے وحشیانہ عزائم کا شکار بنایا ہے۔ اگر اقوام متحدہ اور نیٹو کی طاقتیں یوگوسلاویہ کا ہاتھ نہ پکڑتیں تو پتہ نہیں یورپ کی اس بدنصیب سرزمین پر اور کتنا انسانی خون بہتا۔ چنانچہ دنیا کے ہر حصے میں امن و آشتی کو برقرار رکھنا اور فسطائی طاقتوں کو آگے بڑھنے سے روکنا' آج پوری انسانی جماعت کا عالمی مسئلہ بن گیا ہے......

آخر میں ہم اختصار سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آج پوری دنیا ایک عالمی "خدائی کنبہ" بن گئی ہے' جس کی مادی اور روحانی خوش حالی کے لئے مختلف روایات' رجحانات اور خیالات رکھنے والے گروہ اور جماعتیں اپنی اپنی بساط کے مطابق اپنا کردار ادا کر رہی ہیں' ان کے ساتھ ساتھ ایسے گروہ بھی ہیں' جو نسل' زبان' قومیت کے غلط تصور کا شکار ہو کر دوسری جماعتوں کے لئے وبال جان بنے ہوئے ہیں اور خدا کے بندوں کا خون صرف اس لئے بہایا جا رہا ہے کہ وہ اپنی جدا زبان اور جدا مذہب رکھتے ہیں۔"

("المعارف" لاہور جولائی تا دسمبر 98ء ص 12-13-23)

اخلاقی بحران اور دینی جماعتیں

جناب ثروت جمال اصمعی صاحب نے دینی اجتماعات میں لاکھوں کی حاضری' ان کے راہنماؤں سے ملاقات اور بات چیت کے بعد اپنا تجزیہ اور تبصرہ پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"ان تمام ملاقاتوں میں گفتگو کا مرکزی نکتہ پاکستان میں دینی طاقتوں کی کیفیت رہی۔ کم و بیش ہر جگہ یہ بات زیر بحث آئی کہ آخر کیا وجہ ہے کہ متعدد دینی جماعتوں کے سالانہ اجتماعات میں اگرچہ کئی کئی لاکھ افراد شریک ہوتے ہیں لیکن معاشرے سے دینی قدریں مٹتی چلی جا رہی ہیں۔ حلال و حرام کا امتیاز اٹھ گیا ہے۔ رشوت کا لین دین اب سرے سے برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ حجاب کی پابندی اب دیندار گھرانوں میں بھی کم سے کم ہوتی چلی جا رہی ہے۔ شادی بیاہ کے مواقع پر مخلوط محفل کا رواج عام ہو گیا ہے۔ دینی طاقتوں کی قوت مزاحمت اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ ذرائع ابلاغ سے جس قسم کی چیزیں پیش کرنے کے بارے میں پہلے کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا اب وہ سب کچھ دن رات پورے دھوم دھڑکے سے ہو رہا ہے اور کہیں کوئی احتجاج نہیں۔ پہلے جس فیملی پلاننگ کو حرام کہا جاتا تھا اب اس کے صریحاً فحش اشتہارات دھڑلے سے ٹی وی پر آ رہے ہیں' اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں مگر ہاتھوں میں جنبش کا کیا سوال کسی کی زبان پر کوئی حرف شکایت بھی نہیں آتا۔ لسانی و علاقائی تعصبات اور فرقہ واریت کا زہر پھیلانے والی طاقتوں کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں لہٰذا ان کا کاروبار دن رات فروغ پا رہا ہے۔ عزت کا معیار کردار کے بجائے دولت اور طاقت کو بنا لیا گیا ہے اور خیانت و بے ضمیری کا روگ دین کے علمبرداروں تک جا پہنچا ہے۔ غرض مجموعی طور پر پورا معاشرہ اللہ کے خوف اور آخرت کی جوابدہی کے احساس سے تقریباً عاری ہو چکا ہے اور اخلاقی اعتبار سے ہمارا ہر قدم پستی کی جانب اٹھ رہا ہے۔ ان سب ملاقاتوں میں یہ سوال زیر بحث رہا کہ دینی جماعتوں کے اجتماعات میں لاکھوں افراد کی شرکت کے باوجود آخر قومی سطح پر اخلاقی انحطاط کا یہ عالم کیوں ہے۔

اس کا ایک جواب یہ دیا گیا کہ ان اجتماعات کے شرکاء کی مجموعی تعداد جمع کر لی جائے تو وہ خواہ کتنی ہی کیوں نہ بنتی ہو بہرحال ملک کی کل آبادی کا ایک برائے نام تناسب ہی بنے گا لہٰذا پورے ملک میں پھیلنے کے بعد یہ لوگ غیر موثر ہو جاتے ہیں۔ تاہم یہ جواب اس لئے درست تسلیم نہیں کیا گیا کہ کسی دینی اجتماع میں شرکت کے لئے سفر کی صعوبتیں اور خطیر اخراجات برداشت کر کے ملک کے دور دراز حصوں سے پہنچنے والوں میں سے ایک ایک فرد اپنے درجنوں ایسے ہم خیال افراد کا نمائندہ ہوتا ہے جو اجتماع میں خواہش رکھنے کے باوجود وسائل کی قلت اور حالات کے ناسازگار ہونے کی بناء پر نہیں پہنچ پاتے۔ اس لئے ان لاکھوں افراد کو لازمی طور پر کروڑوں افراد کا نمائندہ تصور کیا جانا چاہئے اس لئے یہ سوال اپنی جگہ برقرار رہتا ہے کہ دینی جماعتیں قوم کو درپیش اخلاقی بحران کا مقابلہ کرنے میں کیوں ناکام ہیں۔

اس سوال کی اہمیت اس بناء پر اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کہ ماضی میں مالی اور افرادی وسائل آج سے کہیں کم ہونے کے باوجود معاشرے پر دینی حلقوں کا اثر آج سے کہیں زیادہ تھا۔"

(ہفت روزہ "تکبیر" کراچی 19 نومبر 98ء ص 9)

نیا ایجنڈا

سینیٹر جہانگیر بدر لکھتے ہیں۔

"عوام انقلابی تبدیلیوں کے متلاشی ہیں۔ وہ ارتقائی انداز سے آئے یا انقلابی انداز سے۔ آئندہ صدی کے لئے پاکستان کے عوام کا یہی ایجنڈا ہے۔ اب 'قیادتوں' جماعتوں اور دانشوروں کا کام ہے کہ ایسی تبدیلیوں کے لئے راہیں متعین کریں۔ شعبہ ہائے زندگی کا ایجنڈا تیار کریں اور عمل درآمد کا لائحہ عمل ترتیب دیں۔"

(روزنامہ جنگ یکم مئی 98ء صفحہ 10)

گردوں کے امراض اور ان سے بچاؤ

گردوں کا جسم میں اصل فنکشن یہ ہوتا ہے کہ پورے جسم میں خوراک یا دیگر کھانے پینے کی اشیا اور ادویات کھانے کے بعد جو زہریلے مادے جسم میں رہ جاتے ہیں ان کو خون سے علیحدہ کرکے پیشاب کے راستے خارج کرنا ہے۔ گردوں کا دوسرا اہم فنکشن جسم میں پانی کی مقدار اور نمکیات کی مقدار کا توازن برقرار رکھنا ہے۔ اس کے علاوہ جسم میں تیزابیت کی مقدار کے توازن کو برقرار رکھنا بھی گردوں کا کام ہے۔ اگر گردے صحیح طرح کام نہ کریں تو جسم میں پانی کی مقدار زیادہ ہونے سے سوجن ہو سکتی ہے۔ اگر یہی پانی پھیپھڑوں میں جمع ہو جائے تو اس سے سانس کی تکلیف ہو جائے گی اور نمکیات کا توازن برقرار نہ رہے تو اس سے بھی بہت زیادہ پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں اس کے علاوہ گردوں میں ایک ہارمون پیدا ہوتا ہے جو انسانی خون بنانے میں مدد دیتا ہے۔ ایک اور ہارمون ہڈیوں کو مضبوط بنانے کے کام آتا ہے اکثر گردوں کے مریضوں میں خون کی کمی ہو جاتی ہے اس طرح گردوں کی بیماری کی وجہ سے ہڈیوں کی مضبوطی بھی متاثر ہوتی ہے۔ اور جسم بے جان سا ہو جاتا ہے اور پورے جسم میں دردیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

اس وقت پاکستان اور پوری دنیا میں گردے فیل ہونے کی ایک اہم وجہ شوگر اور بلڈ پریشر کی بیماری ہے۔ جن لوگوں کا بلڈ پریشر کنٹرول نہ ہو تو ان لوگوں کے گردے بھی پانچ دس سال کے بعد کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ ہمارے ملک میں دوسرے ممالک کی نسبت پتھری کی بیماری زیادہ ہے اور یہ بیماری گردوں کو فیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اگر یہ پتھری پیشاب والی نالی میں ہو تو یہ گردوں کو بالکل ختم کرکے رکھ دے گی۔ اس لئے اس کا فوراً اپریشن کرا دینا چاہئے کیونکہ جتنی دیر یہ پتھری نالی میں رہے گی یہ گردوں کو مزید پیچیدگیوں میں مبتلا کرتی رہے گی۔ اکثر لوگ حکیموں کے کشتہ جات بھی استعمال کرتے ہیں ان کے استعمال سے بھی گردے فیل ہو جاتے ہیں۔

گردوں کی بیماریوں میں جسم پر سوجن سب سے بڑی علامت ہے جس میں آنکھوں کے گرد اور ٹانگوں پر سوجن نمایاں ہے۔ پیشاب کی کمی اور زیادتی اور پیشاب کا بار بار آنا بھی گردوں کی کمزوری کی علامت ہو سکتی ہے جسم میں مختلف قسم کی دردیں' خون کی کمی اور چہرے پر پیلا پن بھی آ جاتا ہے۔ گردوں کی خرابی کی وجہ سے پھیپھڑوں میں پانی جمع ہونے سے سانس لینے میں دقت' دوران پیشاب جلن اور پیشاب کے راستے میں رکاوٹ ہونا' یہ گردوں کے علاوہ مثانے کی بیماریوں کی بھی علامت ہے۔

شوگر کے مرض کی وجہ سے گردوں کا فنکشن متاثر ہوتا ہے۔ جو آہستہ آہستہ بڑھتا رہتا ہے پیشاب کے ذریعہ پروٹین خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ اور پھر گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر شوگر کو جلد کنٹرول کر لیا جائے تو پھر گردوں کے متاثر ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔

شوگر اور بلڈ پریشر دونوں کا جتنی جلدی علاج کیا جائے تو گردے بچے رہیں گے۔ اسی طرح پتھری کو جتنی جلدی جسم سے خارج کر دیا جائے بہتر ہے۔ ان تمام کا بروقت علاج گردوں کو بچا سکتا ہے۔ پیشاب میں خون آنا بھی خطرناک علامت ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ گردوں مثانے یا غدود کے کینسر ہیں۔ گرمی وغیرہ پیشاب میں خون آنے کی وجہ بالکل نہیں ہوتی۔

گردوں کے علاج میں الٹرا ساؤنڈ کا کردار بہت اہم ہے اور اگر اس بیماری کا شک ہو تو فوراً الٹرا ساؤنڈ کروا لینا چاہئے۔ ایکسرے سے پرہیز کرنا چاہئے آج کل مشینیں تو بے شمار جگہ موجود ہیں لیکن صحیح الٹرا ساؤنڈ کرنے والے بہت کم ملتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غیر تربیت یافتہ لوگوں کی وجہ سے گردوں کا مرض بڑھ رہا ہے۔ جن لوگوں کو بلڈ پریشر اور شوگر کا مرض ہو ان کو الٹرا ساؤنڈ کے ذریعے اپنے گردے کی حالت ضرور چیک کرانی چاہئے۔ اگرچہ ہر آدمی کو بھی سال میں ایک دفعہ اپنا چیک اپ ضرور کروانا چاہئے لیکن بلڈ پریشر اور شوگر کے مریضوں کو ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق گردوں کا الٹرا ساؤنڈ اکثر کرواتے رہنا چاہئے تاکہ گردوں کی کسی قسم کی خرابی کا شروع میں ہی پتہ لگ سکے جس سے علاج میں آسانی پیدا ہو گی۔

ہمارا ملک آٹھ ماہ گرم رہتا ہے۔ اس گرمی کی وجہ سے جب پسینہ نکلتا ہے تو ڈی ہائیڈریشن ہو جاتی ہے اور اسی وجہ سے گردے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے گردے میں پتھریاں یا انفیکشن ہو جاتی ہے۔

آج کل ہر جگہ گردوں کے مرض میں اضافہ ہو رہا ہے گو اس کی کئی ایک وجوہات ہیں لیکن ان میں پانی اور غذا کی آلودگی سرفہرست ہے۔ اسی طرح شوگر اور بلڈ پریشر بھی گردوں کی بیماریاں پیدا کرنے میں بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ یہ گردوں کو ناکارہ کر دیتی ہیں۔ اس لئے ان امراض کے مریضوں کو خاص طور پر اس سلسلے میں ضروری اقدامات جلد کرنے چاہئیں اس سے مزید پیچیدگیاں پیدا نہیں ہوتیں اور علاج میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔

(ماخوذ)

کائنات کے سب سے کم عمر ستارے کی دریافت

○ امریکی خلائی تحقیق کے ادارے ناسا نے کائنات کے سب سے کم عمر ستارے کی تصویریں جاری کی ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نو عمر ستارہ ایک کروڑ سال پہلے کرہ ارض کی طرح وجود میں آیا ہے ناسا کے سائنس دانوں کے مطابق ستارے کے اردگرد مٹی کی بڑی تہہ موجود ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کسی بھی ستارے کے ارتقائی عمل میں مٹی سب سے اہم جزو ہے۔ اس ستارہ کو 4796 ایم آر کہا جاتا ہے۔

(جنگ 23 اپریل 1998ء)

میٹھے قابل استعمال پانی کا بحران

ورلڈ بینک کے ایک ذمہ دار افسر کا کہنا ہے کہ اس صدی کی جنگیں تیل کے لئے لڑی جا رہی ہیں جبکہ اگلی صدی کی جنگیں پانی کے لئے لڑی جائیں گی۔ ویسے اگلی صدی میں کیا ہوگا اور کون کون سے مسائل انسانیت کو درپیش ہوں گے ان کا تو خدا کو ہی علم ہے لیکن پانی کے لئے جنگوں کا آغاز تو ہو بھی چکا ہے۔ افریقہ۔ مشرق وسطی اور وسطی ایشیا کے ممالک پانی کے لئے جنگ کی خاطر تیار نظر آتے ہیں۔ پچھلے دنوں شام اور ترکی کی جو فوجیں ایک دوسرے کے سامنے لڑائی کے لئے تیار کھڑی تھیں ان کی ایک وجہ فرات کے پانی کی تقسیم کا مسئلہ بھی تھا۔ شام کا کہنا تھا کہ ترکی فرات کے اوپر والے حصے پر قابض ہونے کی وجہ سے شام کو اس کے پانی کے حصے سے محروم کر رہا ہے۔ افریقہ میں مصر نے ایتھوپیا کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے نیل کے پانی سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ اس پر حملہ کر دے گا۔ وسطی ایشیا میں یورال کی جھیل (Ural Sea) پر جھگڑا ہے اور وسطی ایشیا کے پانچ ملکوں قازقستان۔ ازبکستان۔ ترکمانستان تاجکستان اور قرغستان کے باشندوں کو اس جھیل کے پانی سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ اور ابھی تک اس مسئلے کا کوئی حل معلوم نہیں کیا جا سکا۔ اور اس جھیل کا پانی دن بدن سوکھ کر کم ہو رہا ہے۔ اور لاکھوں لوگ پانی کی کمی کا شکار ہو رہے ہیں۔

سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ اس وقت انسانی نسل کے 7 فی صدی حصے کو زندہ رہنے کے لئے کافی پانی مہیا نہیں ہو رہا۔ اور 2050ء تک یہ تعداد 70 فی صد تک بڑھنے کا اندیشہ ہے۔

اس صورت حال کو مدنظر رکھتے ہوئے سائنس دانوں نے اگلے دہاکے کو پانی کے بحران کے حل کرنے کے لئے مختص کیا ہے۔ اس مقصد کے لئے برطانیہ کی انسٹی ٹیوٹ آف ہائڈرالوجی یعنی پانی کے علوم کے ادارے میں اقوام متحدہ نے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں شامل ہونے والے سب سائنس دانوں نے اس بات پر اتفاق کیا کہ اس دنیا کو پانی کی کمی کی وجہ سے بھوک اور پیاس سے بچانے کے لئے فوری طور پر کچھ کرنے کی ضرورت ہے یہ میٹنگ یونیسکو کے زیر اہتمام منعقد کی گئی تھی۔ اس میں موجود سب مندوبین نے پانی کے ہر قطرے کو بچانے کے لئے ضروری ذرائع استعمال کرنے پر زور دیا تاکہ اگلی نسلوں کو اس بحران سے بچایا جا سکے۔

اس سارے معاملے میں ستم ظریفی یہ ہے کہ ہماری دنیا پانی سے بھری پڑی ہے۔ ہر انسان کے حصے میں اتنا پانی آتا ہے کہ صدیوں اس قسم کے خدشے کا امکان نہیں ہو سکتا لیکن اس میں سے 97ء0 فی صد سمندری کھارا پانی بھی شامل ہے جو انسان کے کسی کام نہیں آ سکتا نہ پینے کے اور نہ فصلوں کی آبپاشی کے لئے۔ اور باقی ماندہ 3 فی صد پانی جس کو پینے اور زراعت کے لئے قابل استعمال کہا جا سکتا ہے اس کا بھی کچھ حصہ زیر زمین پایا جاتا ہے اور کچھ شمالی اور جنوبی قطبین پر جما پڑا ہے جس کو استعمال میں لانا کارے دارد ہے۔

درحقیقت دنیا کے تمام پانی کا صرف 8ء0 فی حصہ تک ہماری پہنچ ہو سکتی ہے جس کو پینے زراعت اور دیگر کاموں میں استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ لیکن اس 8ء0 فی صد کی تقسیم کی حالت بھی عجیب ہے۔ کچھ ملک مثلاً کینیڈا۔ سکاٹ لینڈ یا ناروے میں اس کا بیشتر حصہ پایا جاتا ہے جو کہ ان کی ضرورت سے بہت زیادہ ہے۔ جبکہ دوسرے علاقے مثلاً افریقہ۔ مشرق وسطی اور وسطی ایشیا میں یہ انتہائی کم مقدار میں مہیا ہے۔ اور وہی علاقے جن میں پانی کی کمی ایک مسئلہ ہے آبادی بڑھانے میں سب سے آگے ہیں۔ اور اگر انہوں نے بروقت اس صورت حال کو بدلنے کے لئے اس کا مداوا کرنے کی کوشش نہ کی تو اگلی صدی میں پیدا ہونے والے پانی کے بحران سے یہی علاقے سب سے زیادہ متاثر ہوں گے۔

پانی کے بغیر زندگی کا تصور ہی ناممکن ہے۔ ہمیں پینے کے لئے۔ اپنے آپ کو' اپنے گھروں کو' اپنے لباس کو' اپنے ماحول کو صاف رکھنے کے لئے پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر قسم کے کارخانے چیزیں بنانے کے لئے پانی کا بے تحاشا استعمال کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ کہ زراعت کے لئے بہت زیادہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے بغیر زندگی قائم ہی نہیں رہ سکتی۔ دوسری طرف اس بات پر غور کریں کہ دنیا کی آبادی تو ہر لمحہ اور ہر لحظہ بڑھ رہی ہے اور بڑھتی رہے گی لیکن پانی کی مقدار جو اس بڑھتی ہوئی آبادی کو خوراک مہیا کرنے کے لئے ضروری ہے اس کے بڑھنے کی تو کوئی صورت نہیں اس لئے موجود پانی کو بہتر طور پر استعمال کرنا ہی اس مسئلے کا ایک حل سمجھ میں آتا ہے جس کے لئے ہمیں ہر کوشش کرنی چاہئے۔

زراعت کے لئے جو پانی مہیا ہوتا ہے اس میں ایک بہت بڑا حصہ نہروں کھالوں اور کھیتوں تک پانی پہنچانے والی کھالیوں میں ہی ضائع ہو جاتا ہے اور فصلوں تک پہنچ ہی نہیں پاتا۔ پانی کے اس ضیاع کو روکنا از حد ضروری ہے۔ اور اگر ہم اس میں کامیاب ہو جائیں تو کم از کم فی الوقت پانی کی فراہمی کی صورت حالات کافی بہتر ہو سکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پانی کی کمی کا مسئلہ ایک سیاسی مسئلہ بن گیا ہے جس کے نتیجہ میں کسی بھی دو ملکوں میں جنگ کا بپا ہونا کوئی بعید از قیاس بات نہیں ہے۔ اس سلسلے میں دریائے نیل کی مثال بڑی واضح ہے۔ مصر کی ساری معیشت نیل کے پانی کے گرد گھومتی ہے۔ لیکن پھر بھی نیل سے مصر کو اس کی ضرورت کے مطابق پانی نہیں ملتا جس کی وجہ سے مصر کو ہر سال لاکھوں ٹن غلہ درآمد کرنا پڑتا ہے لیکن اگر اس کو وافر پانی مل

باقی صفحہ 7 پر

اطلاعات و اعلانات

اعلان کانووکیشن گورنمنٹ

جامعہ نصرت ربوہ

○ تمام طالبات کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ سالانہ کانووکیشن برائے طالبات 1996ء کا انعقاد 13۔ مارچ 1999ء کو کیا جا رہا ہے۔ متعلقہ طالبات سے درخواست ہے۔ کہ فوری طور پر آفس کالج سے رابطہ قائم کریں۔

نیز طالبات قدیم کا اجلاس بھی شام ساڑھے چار بجے 13۔ مارچ 1999ء کو منعقد ہوگا۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

جامعہ نصرت برائے

خواتین ربوہ کا اعزاز

○ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ کی طالبات نے بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر اہتمام 'اتھلیٹکس مقابلہ جات میں حصہ لیا۔ یہ مقابلے مورخہ 19 تا 20۔ فروری 1999ء کو منعقد ہوئے۔ اس میں ہمارے کالج نے لانگ جمپ میں اول 'ہائی جمپ میں اول' ہرڈلز میں دوئم' اور جیولن تھرو میں اول پوزیشن حاصل کی۔

علاوہ ازیں' ڈائریکٹریٹ انٹر کالجیٹ' اتھلیٹکس چیمپئن شپ برائے خواتین 23 تا 24۔ فروری کو منعقد ہوئی جس میں کالج ہذا نے مجموعی طور سیکنڈ پوزیشن حاصل کی۔ چنانچہ مقابلہ لانگ جمپ میں اول ہائی جمپ میں بالترتیب اول اور دوئم۔ شارٹ پٹ میں سوئم اور جیولن تھرو میں بالترتیب' اول اور دوئم پوزیشن حاصل کی۔ علاوہ ازیں 800 میٹر ریس میں سوئم' 1500 میٹر ریس میں دوئم' 100X 4 ریلے ریس میں دوئم' 4X400 ریلے ریس میں سوئم' ہرڈلز میں سوئم' 100 میٹر ریس میں سوئم پوزیشن حاصل کی۔ قارئین "الفضل" سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ یہ اعزازات کالج کے لئے بابرکت ہوں اور اللہ تعالیٰ مزید اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احمدی طالبات متوجہ ہوں

○ وہ تمام احمدی طالبات جو کسی مخلوط تعلیمی ادارہ (CO-Education Institute) میں داخلہ لے رہی ہیں وہ داخلہ لینے سے قبل اس بات کا اچھی طرح جائزہ لے لیں کہ مطلوبہ مضمون/کورس کسی ایسے تعلیمی ادارے میں کیا جائے جہاں مخلوط تعلیمی نظام نہ ہو بلکہ صرف خواتین کا ادارہ ہو۔ اگر ایسا تعلیمی ادارہ میسر نہ ہو تو پھر نظارت تعلیم کے توسط سے حضور پر نور سے باپردہ رہ کر تعلیم حاصل کرنے کی اجازت حاصل کی جائے۔ اجازت حاصل کرنے کے لئے درخواست فارم نظارت تعلیم سے حاصل کیا جا سکتا ہے یہ فارم پر کرکے واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔

اسی طرح ایسی احمدی طالبات جو لاعلمی کے سبب بغیر اجازت حضور پر نور کسی مخلوط تعلیمی ادارہ میں داخلہ لے چکی ہیں ان کے لئے بھی لازمی ہے کہ وہ فوری طور پر نظارت تعلیم سے درخواست فارم حاصل کرکے اسے پر کریں اور واپس نظارت تعلیم کو بھجوائیں۔ تا حضور انور کی خدمت میں کیس پیش کیا جاسکے۔

(نظارت تعلیم)

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل۔

1۔ توسیع اشاعت الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے۔

2۔ الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

3۔ الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔

محترم امیر صاحب اور تمام عہدیداران اور احباب کراچی سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر)

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا۔ جنوری 1991ء میں ہمارے پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جارہی ہے۔

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کرکے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں۔ اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کردیں۔

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوشخبری دی گئی ہے۔

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جارہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ۔

(ا) اگر وہ اس تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گروہ میں شامل ہوسکیں۔

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پاسکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں۔ نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں۔

(ج) نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تاان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تاان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ)

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے بصورت عدم رابطہ وصیت محل نظر ٹھہر سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد باجوہ صاحب معلم اصلاح و ارشاد ساہیوال دل کے عارضے کی وجہ سے بیمار ہوئے۔ سول ہسپتال فیصل آباد اور آئی سی یو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد اب گھر آگئے ہیں۔ ابھی کمزوری اور ضعف باقی ہے۔ احباب کرام سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 4

کرتے ہوئے فرمایا:۔

"دوسری نصیحت میری یہ ہے کہ آپ اردو کی طرف توجہ کریں۔ الہامات کے علاوہ حضرت مسیح موعود (۔) کی اکثر تحریرات اردو میں ہیں۔ جب تک آپ اردو نہیں سیکھیں گے آپ حضرت مسیح موعود کی پر معرفت کتب میں بیان فرمودہ نکات روحانیت سے صحیح معنوں میں آشنا نہیں ہو سکتے کیونکہ ترجمہ میں وہ خوبصورتی اور لطف ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا جو حضور کی اپنی تحریرات کو پڑھنے سے حاصل ہوسکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2۔ جولائی 1993ء بمقام اوسلو ناروے)

حضرت مسیح موعود نے ایک بار پھر اپنی تحریرات کے ذریعہ قرآن شریف کا اصل چہرہ ہمیں دکھایا حضرت مسیح موعود کا یہ علمی کارنامہ آپ کی عظمت کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے جسے ہمیں کبھی بھی فراموش نہیں کرنا چاہئے۔

بقیہ صفحہ 6

سکے تو وہ اس خرچ سے بچ سکتا ہے۔ لیکن اب نیل کے اوپر کی طرف کے آٹھ ملک بھی اپنا اپنا حصہ مانگ رہے ہیں جن میں سوڈان اور ایتھوپیا بھی شامل ہیں۔ ایتھوپیا نے زراعت اور بجلی پیدا کرنے کے لئے نیل پر چھوٹے بند باندھنے شروع کردیئے ہیں جس پر مصر چیں بجبیں ہے اور اس نے ایتھوپیا کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے یہ سلسلہ بند نہ کیا تو وہ اس پر حملہ کرنے سے بھی گریز نہیں کرے گا۔

دریائے گنگا کے پانیوں کی تقسیم پر بھارت بنگلہ دیش اور نیپال میں کافی عرصہ سے جھگڑا چلا آرہا تھا لیکن ان تینوں ملکوں نے ایک معاہدے کے ذریعے یہ مسئلہ مذاکرات کے ذریعہ حل کرکے دنیا کے لئے ایک مثال قائم کردی ہے جس پر چل کر باقی دنیا کے ممالک بھی پانی کے مسئلہ کو حل کر سکتے ہیں۔ اور انہیں ایسا ہی کرنا چاہئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 5- مارچ- گذشتہ چوبیں گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 15 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 20 درجے سنٹی گریڈ
6- مارچ- غروب آفتاب- 6-43
7- مارچ- طلوع فجر- 5-04
7- مارچ- طلوع آفتاب 6-26

عالمی خبریں

امریکی حملوں کی مخالفت

اقوام متحدہ میں چین کے سفیر نے سلامتی کونسل سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے عراق پر حملے غیر قانونی ہیں کیونکہ سلامتی کونسل نے شمالی اور جنوبی عراق میں کسی ممنوعہ فضائی علاقے کے قیام کی منظوری نہیں دی انہوں نے کہا کہ امریکی اور برطانوی حملوں سے عراق میں تیل کی تنصیبات اور پائپ لائنیں تباہ ہو گئی ہیں جن سے تیل برائے خوراک کا پروگرام متاثر ہوا ہے۔ روس اور فرانس نے بھی چین کے اس موقف کی حمایت کردی ہے اور امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ نو فلائی زونوں کی آڑ میں عراق پر اپنے فضائی حملے بند کر دے۔

ترکی کی بھی مخالفت

ترکی کے صدر سلیمان ڈیمرل نے کہا ہے کہ عراق پر امریکہ کے حالیہ فضائی حملے ناقابل قبول ہیں۔ ان حملوں کے نتیجے میں عراق سے ترکی آنے والی پائپ لائن تباہ ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ کارروائی ناقابل قبول ہے۔ نامہ نگاروں کے مطابق اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عراق پر امریکہ کی بمباری سے ترکی کو تشویش ہے۔ اسی طرح ترکی کے وزیر اعظم بلند ایجوت نے بھی عراق کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ وہ کئی بار کہہ چکے ہیں کہ ہمیں امریکہ کو اسی صورت میں عراق پر بمباری کی اجازت دینی چاہیے اگر ترکی کو عراقی فوجوں سے براہ راست خطرہ لاحق ہو۔ لیکن اس کے باوجود ترکی سے یہ امید کم ہے کہ وہ سلامتی کونسل میں امریکہ کے خلاف کوئی ووٹ دے۔

پاک بھارت تعلقات اور امریکہ

امریکہ نے کہا ہے کہ پاک بھارت خوشگوار تعلقات ہمارے مقاصد کے لئے ضروری ہیں۔ امریکی نائب وزیر خارجہ کارل فرتھ نے خارجہ امور کی کمیٹی کو رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اور بھارت نے عندیہ دیا ہے کہ وہ دونوں ستمبر تک سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردیں گے۔ اور ایف ایم سی ٹی کے متعلق مذاکرات میں بھی شریک ہوں گے۔ انہوں نے کہا دونوں ممالک کے تعلقات بہتر ہونے پر ہم ان سے وسیع بنیادوں پر تعلقات استوار کریں گے۔ ایٹمی ہتھیاروں کی روک تھام کی ہماری کوششوں کا اس وقت تک کوئی فائدہ نہیں جب تک دونوں ممالک اپنی دشمنیوں کو ختم نہ کر دیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نواز شریف اس سال کے وسط میں بھارت کا دورہ کریں گے۔

کوفی عنان کی امیدیں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم کی حالیہ ملاقات ایک مثبت اقدام ہے جس سے جلد خاطر خواہ نتائج بر آمد ہونے کی امید رکھی جا سکتی ہے۔ ایک پریس کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بھارت ایسی پالیسی پر عمل پیرا رہے تو برصغیر میں قیام امن یقینی ہو جائے گا۔ انہوں نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ ان ملکوں کے ابتدائی مذاکرات اطمینان بخش رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا فی الحال پاک بھارت دورے کا کوئی پروگرام نہیں ہے۔

عرفات کلنٹن ملاقات

فلسطین کے صدر یاسر عرفات 23- مارچ کو امریکی صدر کلنٹن سے ملاقات کریں گے۔ اس ملاقات میں یاسر عرفات مختلف مسائل کے علاوہ فلسطین کی آزادی کے اعلان کی بات بھی کریں گے اور صدر کلنٹن سے فلسطینی آزادی کے اعلان کی حمایت کا مطالبہ کریں گے۔ یہ بات یاسر عرفات کے ایک قریبی مشیر طیب ابراہیم نے بتائی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ صدر یاسر عرفات اس وقت تک یک طرفہ اعلان آزادی نہیں کریں گے جب تک انہیں امن معاہدے کی ناکامی کا یقین نہیں ہو جاتا۔

عالمی رپورٹیں مسترد

حکومت پاکستان نے انسانی حقوق سے متعلق عالمی اداروں کی رپورٹیں مسترد کردی ہیں پاکستان کے نمائندہ راجہ محمد ظفرالحق نے کہا ہے کہ یہ رپورٹیں یک طرفہ اور بے بنیاد ہوتی ہیں اور انہیں مخصوص مقاصد کے لئے جاری کیا جاتا ہے۔ ایسی رپورٹیں صرف مخالف ملکوں کے خلاف ہوتی ہیں جبکہ امریکہ اپنے ملک میں ہونے والی انسانی حقوق کے خلاف سرگرمیاں گول کر جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بتایا گیا ہے کہ حالیہ ایام میں ہی سفید فاموں نے دو سیاہ فاموں کو بے دردی سے قتل کیا لیکن اس کا کوئی ذکر ان رپورٹوں میں نہیں کیا گیا۔

ملکی خبریں

مالی پالیسی میں تبدیلی

سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس خلیل الرحمان نے قرار دیا ہے کہ دولت کا چند ہاتھوں میں ارتکاز روکنے کے لئے مالی پالیسی کو تبدیل کیا جانا چاہیے۔ 22 بڑے خاندانوں کا تاثر ختم کرنے کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ راتوں رات دولت مند بننے کی خواہش سے بہت سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ فاضل جج نے یہ ریمارکس گذشتہ روز "ربا" کے خلاف درخواستوں کی سماعت کے دوران دیئے۔ اس سلسلے میں مسٹر جسٹس وجیہ الدین احمد نے کہا کہ جو افراد بنکوں سے کم شرح سود پر بڑی رقوم حاصل کرتے ہیں انہوں نے پوری قوم کو یرغمال بنا رکھا ہے ایسے لوگوں سے رقوم کی واپسی کے لئے سنجیدہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ اس طرح کرنے سے ملک کے بیشتر اقتصادی مسائل حل کرنے میں مدد ملے گی۔

نظام کی تبدیلی

وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف نے واشنگٹن میں کہا ہے کہ وہ پرانے فرسودہ نظام کو تبدیل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پانچ عشروں میں جڑ پکڑ جانے والی خرابیوں کو اتنا جلدی ختم تو نہیں کیا جا سکتا مگر ہم نے اتنا ضرور کیا ہے کہ پنجاب میں اس تبدیلی کے لئے جنگ شروع کر دی ہے۔ یہ بات انہوں نے ورلڈ بنک کے زیر اہتمام ہیومن ڈیولپمنٹ ویک سے متعلق ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔

پاک بھارت مذاکرات

وزیر اعظم پاکستان محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے سلسلے میں مذاکرات تاریخی دور میں داخل ہو چکے ہیں اور کشمیر کا مسئلہ حل ہونے کے بعد بقیہ تمام پاک بھارت مسائل بھی آسانی سے حل ہو جائیں گے انہوں نے بتایا کہ ڈی ایٹ ممالک نے بھی پاک بھارت مذاکرات پر خوشی کا اظہار کیا ہے اور ان ممالک کی بھی پاکستان کی طرح یہی خواہش ہے کہ یہ مسئلہ اب جلد حل ہونا چاہیے۔

خواتین کے پرزور اصرار پر
اب بیشمار رنگوں میں بے شمار نئے ڈیزائن
سندھی کامدار گلے
(بمعہ میچنگ اَن سِلے سوٹ)
اکبر احمد 4/33 دارالصدر غربی ربوہ حلقہ قمر نخلہ
کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب
212866

موٹر سائیکل برائے فروخت
ہنڈا 125، ماڈل 96 رنگ کالا
اچھی حالت میں
رابطہ:
محمد اسلم عارف 34/11 فیکٹری ایریا
ربوہ 211138